Пролетарии всех стран, соединяйтесь!

БУРЯТ-МОНГОЛУН
УНЭН.
Орган Бурбюкома ВКП (б.), ЦИК'а Бурреспублики и Бурпрофсовета.
Газета выходит 2 раза в неделю
№ 86 (373)
год издания VI.
ЧЕТВЕРГ 5 ДЕКАБРЯ 1929 г.

Адрес редакции г. Верхоудинск
Бурят-Монгол Гэрэлэй Хэлтэрэй Хэблэлтэ.

« Ноёнэй Б. Ноёнэй Ц. Ноёнэй Ц. Ноёнэй Ц

ملیشیا نیشنل ڈیفنس فورس کا ہیلی کاپٹر حادثہ

ملیشیا نیشنل ڈیفنس فورس کا ہیلی کاپٹر حادثہ، 15 ہلاک، ہوا میں خرابی کا شبہ، تحقیقات شروع

کوالالمپور / پرکا، ہفتہ، 14 ستمبر — ملیشیا نیشنل ڈیفنس فورس کا ایک ہیلی کاپٹر ہفتے کی صبح تربیتی پرواز کے دوران حادثے کا شکار ہو گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ہیلی کاپٹر میں 15 اہلکار سوار تھے۔ حادثہ صبح 9 بج کر 40 منٹ پر پیش آیا۔ ہیلی کاپٹر پرواز کے دوران اچانک فضا میں غائب ہو گیا اور تقریباً 20 منٹ بعد اس کا ملبہ ریاست پرک کے ضلع بیرنگ کے جنگلاتی علاقے میں ملا۔ ملیشیا کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ہیلی کاپٹر میں موجود تمام 15 اہلکار موقع پر ہی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ان میں 3 افسر اور 12 جوان شامل ہیں۔ ملبہ اتنا بکھر چکا ہے کہ شناخت کا عمل ڈی این اے ٹیسٹ کے ذریعے کیا جائے گا۔

ملیشیا نیشنل ڈیفنس فورس کے ترجمان میجر جنرل (ریٹائرڈ) ہارون بن اسماعیل نے پریس کانفرنس میں کہا کہ ہیلی کاپٹر کا ماڈل ایک پرانا ماڈل ہے جو برسوں سے تربیتی مشنوں میں استعمال ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی تکنیکی جائزے میں ٹیکنیکل فیل ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ حتمی رائے صرف فلائٹ ریکارڈر اور کاک پٹ وائس ریکارڈر کی رپورٹ آنے کے بعد ہی دی جائے گی۔ ان کے مطابق ریکارڈر کو محفوظ حالت میں برآمد کر لیا گیا ہے اور اسے تکنیکی تجزیے کے لیے کوالالمپور بھیج دیا گیا ہے۔

حادثے کی اطلاع ملتے ہی ریسکیو ٹیمیں موقع پر پہنچیں۔ ریسکیو ٹیموں کو جائے حادثہ تک پہنچنے میں تقریباً 3 گھنٹے لگے کیونکہ علاقہ گھنا جنگل ہے اور وہاں تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں۔ ہیلی کاپٹر کے ملبے کو ریزرو فورس کے اہلکاروں نے ہاتھ سے اٹھایا اور ایک عارضی راستہ بنا کر زخمی ورکشاپ تک پہنچایا۔ ملیشیا کے ایک اہلکار نے بتایا کہ

ماہی شکار میں سائبریکیمیکل کیمیا کا استعمال

ماہرین کا انتباہ ہے کہ آبی حیات کو بچانے کے لیے فوری ضابطہ بندی ناگزیر ہے

ساحلی بندرگاہ شہر کے ماہی پروری کے محکمے نے پیر کے روز ایک تفصیلی رپورٹ جاری کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پچھلے تین برس میں ضلع کے ساحلی پانیوں میں مچھلی پکڑنے کے روایتی طریقوں کی جگہ سائبریکیمیکل کیمیا کا استعمال تیزی سے بڑھا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس کیمیا کے اثر سے نہ صرف مچھلی کی نسل متاثر ہو رہی ہے بلکہ ساحل کے قریب رہنے والے ماہی گیروں کی روزی بھی خطرے میں پڑ گئی ہے۔

محکمے کے ڈائریکٹر جناب نصیر الدین قریشی نے رپورٹ کی رونمائی کے موقع پر کہا کہ ہم کسی کے خلاف مقدمہ بنانے سے پہلے یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کون سا کیمیا کس مقدار میں استعمال ہو رہا ہے اور اس کا متبادل کیا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ آئندہ ماہ ماہی گیروں کے ساتھ ایک مشاورتی نشست کرے گا جس میں ان کے نمائندے اپنی رائے دیں گے۔

رپورٹ کے مطابق ضلع کے ۴۲ ساحلی دیہات میں سے ۱۷ میں پانی کا رنگ تبدیل ہونے کی شکایت درج کی گئی ہے۔ ان دیہات میں کیکڑے اور جھینگے کی پیداوار میں اوسطاً ۳۰ فیصد کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ ماہی گیر برادری کے نمائندوں نے کہا کہ پہلے جال خالی آنے کا مطلب ہوتا تھا کہ موسم خراب ہے، اب وہ سمجھتے ہیں کہ پانی زہریلا ہو چکا ہے۔

ماہی گیر یونین کے صدر حاجی عبدالستار مچھیرا نے کہا کہ ہمارے بچے اب ساحل پر کھیلتے ہوئے پانی سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ علاقوں میں عارضی طور پر کیمیا کے استعمال پر پابندی لگائی جائے اور متبادل کے طور پر روایتی جال بانٹے جائیں۔ ان کے مطابق ایک جال کی قیمت تقریباً ۱۲ ہزار روپے ہے اور ایک کشتی کو کم از کم ۴ جال درکار ہوتے ہیں۔

محکمے کے مطابق اس وقت ضلع میں رجسٹرڈ ماہی گیروں کی تعداد ۶۲۰۰ ہے اور ان کے ۱۸۰ کشتی بان براہِ راست اس کیمیا سے متاثر ہوئے ہیں۔ رپورٹ میں تجویز کیا گیا ہے کہ ہر کشتی کے لیے ایک رجسٹر رکھا جائے جس میں استعمال کی گئی کیمیا کی مقدار درج ہو۔ محکمہ اس تجویز پر ۱۵ دسمبر تک اپنی رائے دے گا۔

ٹیکسٹائل ملز کے فضلے کا دریائے سونکھ میں اخراج

ماہی گیر برادری کا احتجاج، ہزاروں مچھلیاں مردہ پائی گئیں

سونکھ شہر کے قریب واقع ٹیکسٹائل ملز کے فضلے کا دریائے سونکھ میں اخراج ایک بار پھر شروع ہو گیا ہے۔ پیر کی صبح مقامی ماہی گیروں نے ملز کے نالے سے سیاہ رنگ کا پانی بہتا دیکھا اور کنارے پر ہزاروں مچھلیاں مردہ پائی گئیں۔ ماہی گیر برادری کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ یہ عمل پچھلے ہفتے بھی دہرایا گیا تھا۔

ماہی گیر یونین کے صدر حاجی عبدالستار مچھیرا نے کہا کہ ہم نے متعلقہ حکام کو پہلے بھی خط لکھا تھا اور ملز کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا تھا، مگر آج تک کوئی جواب نہیں آیا۔ ان کے مطابق دریا کا پانی اب نہ پینے کے قابل رہا ہے اور نہ مویشیوں کے لیے محفوظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر فوری طور پر ایک کمیٹی نہ بنائی گئی تو ماہی گیر احتجاجاً ملز کے سامنے دھرنا دیں گے۔

ماحولیات کے ضلعی افسر نے بتایا کہ ملز کے فضلے کے نمونے لیبارٹری بھیجے گئے ہیں اور رپورٹ آنے تک ملز کو نوٹس جاری کیا جائے گا۔ تاہم مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ نوٹس پہلے بھی کئی بار جاری ہو چکے ہیں اور عملی کارروائی صفر رہی ہے۔ ملز کے ترجمان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی تو فون بند ملا۔

ریلوے پھاٹک نمبر 12 پر زیرِ زمین راستہ مکمل

ریلوے حکام کا دعویٰ ہے کہ ٹریفک جام میں کمی آئے گی

ریلوے حکام کا دعویٰ ہے کہ پھاٹک نمبر 12 پر زیرِ زمین راستہ مکمل ہو چکا ہے اور اس پر ٹریفک جام میں کمی آئے گی۔ ریلوے کے ڈویژنل افسر کے مطابق یہ راستہ ۳ میٹر چوڑا اور ۴۰ میٹر لمبا ہے اور اس پر روشنی کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ افتتاح پیر کو ہوگ

«كتلة مكونة من ٢ مليون ٤ مكعب من الماء»

مشروع جديد لتحويل مجرى نهر يانغتسي

بكين، ٢٣ مارس — أعلنت الصين أمس عن مشروع ضخم لتحويل مجرى نهر يانغتسي الأعلى عبر بناء كتلة مائية تُعرف باسم «كتلة مكونة من ٢ مليون ٤ مكعب من الماء». وتهدف الكتلة إلى تخزين المياه لتوليد الكهرباء وتنظيم تدفق النهر في مناطق تعاني من فيضانات متكررة خلال الصيف.

وقال بيان صادر عن وزارة الموارد المائية إن المشروع يشمل إنشاء سد رئيسي بارتفاع 185 مترا وبحيرة اصطناعية تمتد على مسافة 412 كيلومترا. ويقدر حجم المياه المحتجزة بنحو 2 مليون ٤ مكعب من الماء، وهو ما يعادل تقريبا حجم مياه بحيرة كبيرة كاملة. كما يتضمن المشروع محطة كهرباء بقدرة 14 ألف ميغاواط وممرا للسفن يسمح بمرور سفن تزن حتى 3000 طن.

وأوضح المتحدث باسم الوزارة أن المشروع سيؤثر على نحو 9 ملايين شخص يعيشون في المناطق المحيطة بالنهر، وأن الحكومة ستوفر تعويضات وبرامج إعادة توطين لجميع المتضررين. وأضاف أن الدراسات البيئية استغرقت ثلاث سنوات وشملت تقييما لتأثير السد على الأسماك والتربة والغابات المحلية، مع وضع خطة لزراعة غابات بديلة تعوض عن المساحات المفقودة.

في المقابل، حذر خبراء بيئيون من أن المشروع قد يغير بشكل كبير النظام البيئي للنهر ويؤثر على التنوع البيولوجي في المنطقة. وقال أحد الخبراء إن السد قد يحد من تدفق الرواسب التي تغذي الأراضي الزراعية في دلتا النهر، مما قد يؤدي على المدى الطويل إلى تراجع خصوبة التربة في مناطق واسعة. وطالب الخبراء بإجراء تقييم مستقل للآثار البيئية قبل بدء الأعمال الكبرى.

من جهته، أكد رئيس الوزراء أن المشروع يمثل أولوية وطنية لمواجهة التغير المناخي وتأمين الطاقة النظيفة للبلاد. وقال إن الحكومة ستعرض المشروع على مجلس الشعب للمناقشة والتصويت في دورته المقبلة في مايو المقبل. ومن المقرر أن تبدأ الأعمال التحضيرية في الربع الأول من العام المقبل، على أن تستغرق مدة البناء نحو ثمانية أعوام.

مشروع لإنشاء محطة كهرباء بالطاقة الشمسية في صحراء تاكلا مكان

تنفذ هذه المشروع شركة «شمس الغد» للطاقة المتجددة بالتعاون مع وزارة الطاقة والموارد المائية، ويبلغ طول الواجهة الشمسية 4 كيلومترات وارتفاع البرج المركزي 250 متراً. وقال المهندس المسؤول عن المشروع إن التقنية المستخدمة تسمح بتخزين الحرارة لمدة تصل إلى 12 ساعة، الأمر الذي يضمن تشغيل المحطة ليلاً وخلال الأيام الغائمة.

وأوضح أن المرحلة الأولى تغطي 40 ميغاواط، وتكفي لتزويد نحو 30 ألف أسرة بالكهرباء، فيما تبلغ الكلفة الإجمالية للمرحلة الأولى 120 مليون دولار. وأشار إلى أن المرحلة الثانية ستضاعف القدرة خلال عامين، وأن الشركة تدرس إنشاء مصنع محلي لتجميع الألواح لتقليل الاعتماد على الاستيراد.

٤٠ ألف أسرة ريفية تحصل على الكهرباء من الطاقة الشمسية

ديرة الشمس – أعلنت وزارة الطاقة المتجددة أن ٤٠ ألف أسرة ريفية في مناطق نائية ستحصل على الكهرباء من ألواح شمسية خلال عام واحد. وتأتي الخطوة ضمن برنامج وطني يهدف إلى تغطية ٣٠ في المئة من الطلب على الطاقة بحلول عام ٢٠٣٠.

وقال الوزير إن التكلفة الإجمالية للمشروع تبلغ ١٢٠ مليون دينار، وإن الأسر ستدفع رسوماً رمزية لا تتجاوز ٥ دنانير شهرياً. وأضاف أن الصيانة ستكون مجانية لمدة خمس سنوات، وأن فرقاً متنقلة ستزور القرى كل شهر لفحص الألواح واستبدال البطاريات.

مشروع لإنشاء محطة كهرباء بالطاقة الشمسية في صحراء تاكلا مكان

تنفذ هذه المشروع شركة «شمس الغد» للطاقة المتجددة بالتعاون مع وزارة الطاقة والموارد المائية، ويبلغ طول الواجهة الشمسية 4 كيلومترات وارتفاع البرج المركزي 250 متراً. وقال المهندس المسؤول عن المشروع إن التقنية المستخدمة تسمح بتخزين الحرارة لمدة تصل إلى 12 ساعة، الأمر الذي يضمن تشغيل المحطة ليلاً وخلال الأيام الغائمة.

وأوضح أن المرحلة الأولى تغطي 40 ميغاواط، وتكفي لتزويد نحو 30 ألف أسرة بالكهرباء، فيما تبلغ الكلفة الإجمالية للمرحلة الأولى 120 مليون دولار. وأشار إلى أن المرحلة الثانية ستضاعف القدرة خلال عامين، وأن الشركة تدرس إنشاء مصنع محلي لتجميع الألواح لتقليل الاعتماد على الاستيراد.

٤٠ ألف أسرة ريفية تحصل على الكهرباء من الطاقة الشمسية

ديرة الشمس – أعلنت وزارة الطاقة المتجددة أن ٤٠ ألف أسرة ريفية في مناطق نائية ستحصل على الكهرباء من ألواح شمسية خلال عام واحد. وتأتي الخطوة ضمن برنامج وطني يهدف إلى تغطية ٣٠ في المئة من الطلب على الطاقة بحلول عام ٢٠٣٠.

وقال الوزير إن التكلفة الإجمالية للمشروع تبلغ ١٢٠ مليون دينار، وإن الأسر ستدفع رسوماً رمزية لا تتجاوز ٥ دنانير شهرياً. وأضاف أن الصيانة ستكون مجانية لمدة خمس سنوات، وأن فرقاً متنقلة ستزور القرى كل شهر لفحص الألواح واستبدال البطاريات.

مشروع لإنشاء محطة كهرباء بالطاقة الشمسية في صحراء تاكلا مكان

تنفذ هذه المشروع شركة «شمس الغد» للطاقة المتجددة بالتعاون مع وزارة الطاقة والموارد المائية، ويبلغ طول الواجهة الشمسية 4 كيلومترات وارتفاع البرج المركزي 250 متراً. وقال المهندس المسؤول عن المشروع إن التقنية المستخدمة تسمح بتخزين الحرارة لمدة تصل إلى 12 ساعة، الأمر الذي يضمن تشغيل المحطة ليلاً وخلال الأيام الغائمة.

وأوضح أن المرحلة الأولى تغطي 40 ميغاواط، وتكفي لتزويد نحو 30 ألف أسرة بالكهرباء، فيما تبلغ الكلفة الإجمالية للمرحلة الأولى 120 مليون دولار. وأشار إلى أن المرحلة الثانية ستضاعف القدرة خلال عامين، وأن الشركة تدرس إنشاء مصنع محلي لتجميع الألواح لتقليل الاعتماد على الاستيراد